۱۷؍ اکتوبر ۱۹۱۳ء

خطبہ جمعہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ کے ساتویں رکوع کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اس رکوع شریف میں ہم لوگوں کو آگاہ کیا گیا ہے کہ انسان دنیا میں کس طرح ذلیل ہوتے ہیں' کس طرح مسکین بنتے ہیں اور کس طرح خدا تعالیٰ کے غضب کے نیچے آتے ہیں۔ کس طرح ابتدا اور انتہا ہوتی ہے۔ بہت سے لوگ دنیا میں ہیں۔ جب وہ بدی کرنا چاہتے ہیں تو اگر وہ نیکوں کے گھر میں پیدا ہوئے ہیں یا کسی نیکی کی کتاب پڑھتے اور مطالعہ کرتے ہیں تو پہلے پہل ان کو حیاء مانع ہوتا ہے اور وہ بدی کرنے میں مضائقہ کرتے ہیں۔ پہلے چپکے سے ایک چھوٹی سی بدی کرلی پھر اس بدی میں تکرار کرتے ہیں پھر بدی میں ترقی کرتے ہیں۔ رفتہ رفتہ بدیوں میں کمال پیدا کرلیتے ہیں۔ کل جہان میں دیکھو۔ بدی اسی طرح آتی ہے۔ کبھی یکدم نہیں آتی۔ حضرت موسیٰؑ اپنی قوم کو کہتے ہیں کہ جو ہم کہتے ہیں وہ مان لو۔ انہوں نے جواب دیا یہ تو ہم سے نہیں ہو سکتا۔ نافرمانی کا نتیجہ کیا ہوا؟ ذلیل اور مسکین ہو گئے۔ پہلے چھوٹی چھوٹی نافرمانیاں کیں' پھر بڑی بڑی بدیوں تک نوبت پہنچ گئی۔

مجھے تم سے محبت ہے۔ نہ میں تمہارے سلام کا محتاج' نہ تمہارے اٹھنے بیٹھنے کا اور نہ تمہاری نذر و نیاز کا محتاج ہوں۔ میں تم سے کچھ نہیں چاہتا۔ صرف تمہاری بہتری چاہتا ہوں۔ تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ سوائے امام کے ترقی نہیں ہوتی۔ انگریزوں کی چھوٹی چھوٹی مجلسوں کے بھی پریذیڈنٹ ہوتے ہیں۔ مسلمان قوم آگاہ رہے کہ سوائے امام کے ترقی نہیں ہو سکتی۔ کسی نے کہا آجکل جہاد ہوتا ہے۔ میں نے کہا کہیں نہیں ہوتا۔ جہاد یہ ہے کہ ان کا امام ہو اور وہ حکم دے۔ اس کے ماتحت کام کریں۔ آجکل عام مسلمانوں میں کوئی امام نہیں۔ نہ ایران نہ چین نہ مراکو نہ ٹرکی نے ترقی کی۔ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں۔ اللہ' رسول' فرشتوں کو گواہ کر کے تمہاری بھلائی کے لئے کہتا ہوں۔ وہم بھی نہ کرنا۔ نہ کسی طمع و غرض کے لئے کہتا ہوں ورنہ گنہگار ہو جاؤ گے۔ یہاں کے بعض رہنے والے باہر کے آنے والوں کے کانوں میں باتیں بھرتے ہیں کہ ہماری جماعت میں اختلاف ہے۔ کوئی موجود خلیفہ کے بعد کسی کو تجویز کرتا ہے اور کوئی کسی کو۔ ان بے حیاؤں کو شرم نہیں آتی کہ ایسی باتیں کرتے ہیں۔ ان کو کیا خبر ہے کون خلیفہ ہو گا؟ ممکن ہے ہمارے بعد بہتر خلیفہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کی کیسی کیسی تائید کرے۔ جب تم اس قدر بے علم ہو تو ایسی ایسی باتیں کیوں کیا کرتے ہو۔ کیا تمہارا انتخاب کردہ منتخب ہو گا؟ کیا موجودہ خلیفہ تمہارے انتخاب سے خلیفہ ہوا ہے کہ وہ تمہارے انتخاب سے ہو گا؟ یہ کام تمہارا نہیں۔ خدا کا کام خدا کے سپرد کرو۔ یونہی نفاق ڈالنے کے لئے کانوں میں کر کر کرتے ہو۔ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم کو اس کا وبال نہ بھگتنا پڑے۔ تم میں ایک امام ہے۔ اس کا نام نورالدین ہے۔ کیا تم اس کی حیاتی کے ذمہ دار ہو؟ پیش از مرگ واویلا کرتے ہو۔ اگر تم حیادار ہو تو ایسی باتیں کبھی نہ کرو۔ تم میں بدظنی ہے۔ خواجہ کمال الدین منافقانہ کام نہیں کرتا۔ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے کرتا ہے۔ یہ میرا یقین اس کی نسبت ہے۔ ہاں معلوم نہیں غلطیاں کر سکتا ہے۔ میں اس کے کاموں سے خوش ہوں۔ اس کے کاموں میں برکت ہے۔ اس کی نسبت بدظنیاں پھیلانے والے منافق ہیں۔ میرے اور میاں صاحب کے درمیان کوئی نقار نہیں۔ جو ایسا کہتا ہے وہ بھی منافق ہے۔ وہ میرے بڑے فرمانبردار ہیں۔ انہوں نے مجھ کو فرمانبرداری کا بہتر سے بہتر نمونہ دکھایا ہے۔ وہ میرے سامنے اونچی آواز بھی نہیں نکال سکتے۔ انہوں نے فرمانبرداری میں کمال کیا ہے۔ میرے اور ان کے درمیان کوئی مخالفت نہیں۔ میں نے امام بننے کی کبھی خواہش تک نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ نے تم سب کو گردنوں سے پکڑ کر میرے آگے جھکا دیا۔ دیر کی بات ہے میں نے ایک رویاء دیکھی تھی کہ میں کرشن بن گیا۔ اس کا نتیجہ اس وقت میری سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ یہ مطلب ہے ذَالِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ (البقرة:۶۲) کا۔ پہلے انسان ادنیٰ نافرمانی کرتا ہے پھر ترقی کرتا کرتا حد

سے بڑھ جاتا ہے۔ تم میں سے بعض کہتے ہیں کہ فتح محمد کو کمال الدین کی جاسوسی کے لئے بھیجا ہے۔ یہ لوگ بالکل جھوٹے ہیں۔ حد سے مت بڑھو۔ حد سے بڑھ جاؤ گے تو ہماری آیتوں کے کافر بن جاؤ گے۔ پھر نبیوں کے قتل پر آمادہ ہو جاؤ گے۔ نہ تمہیں علم ہے' نہ تمہیں عقل ہے۔ تم محتاج ہو۔ ہم محتاج ہیں۔ جو فرمانبردار ہو گزرے ہیں وہ ائمہ کا مقابلہ نہیں کرتے تھے۔ پہلے لوگوں میں یہ بات نہیں پھیلاتے تھے۔ اولاً امیر کو بات پہنچاتے۔ وہ اس میں سے نیک نتیجہ نکال لیتا۔ اگر اللہ کا فضل نہ ہوتا تو تم میں سے بہت سے شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہو کر گمراہ ہو جاتے۔

حضرت موسیٰ کی قوم باوجود کمزور ہونے کے پانی تک کے لئے اجازت مانگتی ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے خدا سے دعا کی۔ حکم ہوا پہاڑ پر جاؤ۔ وہاں پانی بہتا ہے' پیو۔ ایک کھانے پر بس نہیں کی۔ کہنے لگے دعا کریں۔ ہم کھیتی باڑی کریں۔ ترکاری' ککڑیاں' لہسن' مسور اور پیاز کھائیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ بڑی غلطی ہے۔ یہ ادنیٰ چیزیں ہیں۔ یہ تو تمہاری محنت سے مل سکتی ہیں۔ کم عقلو! چھوٹے کاموں میں لگ جاؤ گے تو حکومت کس طرح کرو گے؟ ان میں سے جو کمزور تھے ان کو حکم دیا۔ جاؤ' کسی گاؤں میں جا کر آباد ہو۔

فُوْمِهَا (البقرۃ:۶۲) کا ترجمہ بعض نے گندم کیا ہے۔ یہ غلط ہے۔ میں کبھی نہ کروں گا۔ میں نے ایک کتاب دیکھی۔ اگرچہ وہ مجھے ناپسند آئی مگر میں نے اس کو خرید لیا۔ رات کو مجھے رؤیا ہوا کہ ایک بازار ہے۔ اس میں بہت خوبصورت پیاز اور لہسن خرید لیا۔ جب جاگ آئی تو زبان پر فُوْمِهَا تھا تو سمجھ آئی کہ لہسن پر خوب ہاتھ مارا۔ فرمانبرداری کرو۔ اللہ تمہیں توفیق دے۔

(الفضل جلد ا نمبر ۱۹--- ۲۲ر اکتوبر ۱۹۱۳ء صفحہ ۱۵)

☆-☆-☆-☆